2

تاشقند اور شملہ کے معاہدات و اعلانات میں بھی یہ موضوع زیر بحث رہا۔ واجپائی صاحب مینار پاکستان کے سائے میں کھڑے ہو کر پاکستان کو تسلیم کرنے کا صمیم قلب سے اعلان کر گئے، بیک ڈور چینل پر بھی بہت کچھ سنا گیا۔ مگر بقول واجپائی جی دوستی بس کارگل پر چڑھ گئی اور معاملہ ٹھپ ہو گیا۔ پھر Composite ڈائیلاگ کو بمبئی حملہ کیس کھا گیا۔ مذاکرات مذاق رات بن کر رہ گئے۔ یہ تاریخ بڑی طویل ہے۔ اب جو دانہ شسما دیوی بکھیر گئی ہیں اور اپنے مطلب کی بات کہہ گئی ہیں۔ ان مذاکرات کے نتیجے اور اعتماد سازی کے حوالے سے وہ ہم سے واہگہ کے راستے افغانستان تک زمینی رسائی مانگیں گی اور وہ ہم آدھی تو پہلے ہی دے چکے ہوئے ہیں باقی اب دے دیں گے اور بھارتی ٹرک سیدھے طورخم تک جایا کریں گے رہا کشمیر کا مسئلہ تو وہ جوں کا توں برقرار رہے گا۔ کشمیر تو دُور کی بات ہے وہ ہم سے سیاچن اور سرکریک جیسے ثانوی تنازعات پر بھی کبھی کوئی تصفیہ نہ کرے گا۔ ہمارے سفارت کار آخر کار باہمی تجارت کھولنے پر راضی ہو جائیں گے اور تجارت بھی خسارے کی۔ یعنی ہماری برآمدات کم اور درآمدات زیادہ ہوں گی جو سراسر انڈیا کے مفاد میں ہوگا۔ آسمان گر سکتا ہے مگر یاد رکھیں انڈیا ہمیں کشمیر چھوڑ کشمیر کا سیب بھی نہ دے گا۔ ہماری قیادت اس حقیقت کو جانتی ہے مگر تجاہل عارفانہ سے کام لیتی ہے۔ ہم گفت وشنید کے ذریعے تنازعات کے حل کے قائل ہیں مگر دوسرا فریق تو کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ کہتا ہے۔ ہماری سفارت کاری بڑی کمزور ہوتی ہے۔ ہم یہ مطالبہ کریں کہ پہلے انڈیا کشمیر کو متنازعہ علاقہ تسلیم کرے پھر مذاکرات شروع ہو سکتے ہیں۔ ورنہ تضیع اوقات کا یہ سلسلہ یونہی جاری رہے گا۔

افغانستان سے مطالبہ

وزیراعظم افغانستان میں چھپے پاکستانی دہشت گردوں کے خلاف فوجی کاروائی کا مطالبہ تو افغان صدر سے کرتے ہیں جو یقیناً جائز اور درست ہے مگر اسلام آباد کے عین قلب میں بیٹھے دہشت گرد انہیں نظر نہیں آتے۔ اخبارات ان کی توجہ اس طرف منعطف کرا چکے ہیں حالانکہ داعش کے خلیفہ بغدادی کے سلسلہ بیعت میں ان کی شمولیت کے اعلان اخبارات میں آ چکے ہیں۔

بھارتی لابی

کانگریس ہو کہ بی۔ جے۔ پی مسلمانوں کے حق میں دونوں یکساں طور پر ظالم ہیں۔ کانگریس

مودی گورنمنٹ کے خلاف عدم برداشت کا الزام لگا کر جو کچھ کر رہی ہے، وہ اپنی سیاسی ساکھ بڑھانے کیلئے کر رہی ہے یہ کانگریس کا دور تھا جس میں مسلمانوں پر ہندو بلوائیوں نے 30 ہزار حملے کیئے اور ان کے خون سے ہولی کھیلی اور ان کی املاک کو لوٹا اور ان کے گھروں اور بازاروں کو جلایا۔ یہ کانگریس ہی ہے جس نے کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کیا اور 67 سال مذاکرات کا ڈھونگ رچایا۔ کانگریس نے ایک کشمیر پر کم وبیش 20 مزید تنازعات کا اضافہ کیا۔ وولر بیراج کے بعد چناب پر سلال ڈیم بنا کر ہمارا پانی روکا۔ سو بھارتی مسلمانوں اور پاکستان کیلیئے بی۔ جے۔ پی اور کانگریس دونوں برابر کی لعنتیں ہیں۔ مگر بھارتی لابی قیام پاکستان کو آج بھی قائداعظم کی انا اور ضد کی تخلیق کہتے نہیں تھکتی۔ کاش وہ سکھوں کی حالتِ زار سے سبق سیکھتی۔ تارا سنگھ کی اکالی دَل نے تو کانگریس کو ووٹ دیا تھا مگر اسی نہرو کی بیٹی اندرا گاندھی نے ان کے تیرتھ گولڈن ٹمپل میں فوجی کاروائی کی اور سنت جرنیل سنگھ کو گولیوں سے بھون دیا۔ تمام فساد کی جڑ کانگریس ہی ہے۔ پاکستان دشمنی میں دونوں برابر ہیں۔ بھارتی لابی اپنی دانشوری جتانے کیلیئے واہگہ کی نظریاتی سرحد کو محض ایک لکیر کہتی ہے جس کے آر پار ایک ہی قوم اور ایک ہی کلچر ہے۔ ہم اس لابی کو بتا دینا چاہتے ہیں پاکستان کا نمک کھا کر انڈیا کے گن گانا غداری اور نمک حرامی ہے۔ سکار چانکیہ کی وارث برہمن دانش کا مقابلہ اگر انہیں متحدہ ہندوستان میں کرنا پڑتا تو انہیں اپنی دانشوری کی قدر معلوم ہوتی اور وہ پاکستان کی برأت سے جس عزت کے مالک ہیں اور جس پاکستان پر طعن کرتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ یہ نام نہاد دانشور بھری مجلس میں کہتے ہیں ''اس کنگال ملک نے انہیں دیا ہی کیا ہے'' تو پھر یہ بھی بتائیں کہ ان کے پاس جو کچھ ہے وہ انڈیا اور امریکہ کا عطیہ ہے؟ کیا دانشوری یہی ہے کہ رنجیت سنگھ کو ہیرو اور بھاگت سنگھ کو شہید کہا جائے، کیا دانشوری یہی ہے کہ جام ومینا اور پیر مغاں سے اپنی راہ ورسم کا بیان ہر حیلے حوالے سے ظاہر کیا جائے؟ کیا دانشوری یہی ہے کہ انڈیا میں جا کر اعلان کیا جائے؟ پاکستان ناکام ریاست ہے؟ جس پاکستان نے انہیں عزت، شہرت اور دولت دی ہے اسے کوسنے دیئے جانا کس حب وطن کے تحت جائز ہے؟

کبھی شکر بھی کرنا چاہیے کہ یہ ملک ہمارا اپنا ہے! عوام کو اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ کس دانشور کا اصلی درد کیا ہے۔ جاتی عمرہ کا درد قومی نہیں شخصی ہے اور چکوال کی سیاست سے بے دخلی کا رونا، قومی نوحہ نہیں۔ کالم نگاری ذاتیات کیلئے نہیں قومی مفادات کیلئے ہوتی ہے۔ وما علینا الا البلاغ